اور ملازمتوں کو قبول نہیں کیا۔ توحیدِ خالص اور تصوف برائے تزکیۂ نفس کے قائل تھے۔ انھوں نے تحریکِ خلافت، تحریکِ پاکستان اور تحریکِ مدحِ صحابہؓ کی تائید میں، اور قادیانیت، شیعیت اور خاکسارانِ علامہ مشرقی کی تردید میں عملاً حصہ لیا یا ان سب کی مخالفت میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کیا۔

ان کی قائم کردہ مجلس حزب الانصار کے تحت بھیرہ میں دارالعلوم عزیزیہ، کتب خانہ عزیزیہ اور ماہنامہ شمس الاسلام نے بھی اپنے اپنے دائرے میں مفید خدمات انجام دیں۔ رسالے کے اداریوں کی فہرست (از جولائی ۱۹۴۸ء تا دسمبر ۱۹۷۵ء بر صفحہ ص ۳۲۰ تا ۳۲۶، جلد دوم) کتاب میں شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شمس الاسلام میں مولانا مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی، مفتی سیاح الدین کاکاخیل اور مولانا علی میاں وغیرہ کی تحریریں بھی شائع ہوتی تھیں۔

مجلس کے سالانہ جلسوں اور تبلیغی کانفرنسوں میں ہندستان کے مختلف علاقوں اور مختلف مکاتبِ فکر کے علما شامل ہوتے تھے۔ غیر اسلامی فتنوں کے استیصال کے لیے مجلس کی عسکری تنظیم 'محمدی فوج' بھی سرگرمِ کار رہی۔ بگوِیَہ علما بریلوی اور دیوبندی تقسیم کے برعکس راہِ اعتدال واتحاد پر گامزن رہے، چنانچہ مولانا ظہور احمد بگوی کی وفات (۱۹۴۵ء) پر تعزیت کرنے والوں میں بہت سے سجادہ نشینوں کے ساتھ نام وَر علماے دیوبند (مثلاً قاری محمد طیب اور مفتی کفایت اللہ وغیرہ) بھی شامل تھے۔

مصنف میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔ دائرہ معارف نوعیت کا یہ علمی و تحقیقی کارنامہ انھوں نے فقط اپنے ذوق وشوق اور اجداد کے کارناموں کو محفوظ کرنے کے خیال سے انجام دیا ہے۔ یہ ان کی ۱۰، ۱۲ برس کی محنت کا حاصل ہے۔ استناد کے لیے مطبوعہ مآخذ کے علاوہ غیر مطبوعہ اُردو اور انگریزی مصادر (مثلاً دستاویزات، بیاضوں، رقعات وغیرہ) سے بھی مدد لی گئی ہے۔ کتاب تصاویر سے مزین ہے۔ تقطیع بڑی اور قیمت مناسب ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

مجلّہ **جہات الاسلام**، مدیر اعلیٰ: حافظ محمود اختر، مدیر: محمد عبداللہ۔ ناشر: کلیہ علوم الاسلامی، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۱۷۱۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

کچھ عرصہ قبل اس مجلّے کے دو شمارے (بہ ادارت: ڈاکٹر محمد ارشد) شائع ہوئے تھے (تبصرہ: ترجمان، فروری ۲۰۰۹ء)۔ اب تیسرا شمارہ نئی ادارت کے تحت سامنے آیا ہے۔